بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

Ref No.**UK39** Date: **06-11-2019**

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے یا سال پورا ہونے کے بعد ہی دینا ہوگی؟ اگر سال سے پہلے بھی دینا جائز ہے تو کیا تھوڑی تھوڑی کرکے زکوۃ دے سکتے ہیں؟ سائل: محمد رضوان احمد (نوٹنگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو آدمی مالک نصاب ہے (یعنی اس کی ملکیت میں اتنا مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہوجائے تو) اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ سال مکمل ہونے کے بعد ہی زکوۃ ادا کرے بلکہ وہ سال مکمل ہونے سے پہلے ہی اپنی زکوۃ دے سکتا ہے، چاہے وہ اکٹھی ایک ہی بار دے دے یا سال کے دوران تھوڑی تھوڑی کرکے دیتا رہے، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ ہاں جس دن اس کا سال مکمل ہوگا اس دن اسے حساب کرنا ہوگا۔ اس دن جتنا مال اس کے پاس ہے اگر اتنے مال کی زکوۃ وہ ادا کرچکا ہے تو ٹھیک اور اگر کم ادا کی ہے تو جتنی باقی ہے وہ بھی ادا کردے، اب سال مکمل ہونے کے بعد تاخیر کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر وہ زیادہ ادا کرچکا ہے تو جتنی زیادہ دی ہے اتنی اگلے سال کی زکوۃ میں شمار کرسکتا ہے۔

ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی وغیرہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ: والنظم للترمذی "أن العباس سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم في تعجیل صدقتہ قبل أن تحل، «فرخص لہ في ذلک»" ترجمہ: حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوۃ فرض ہونے سے پہلے (یعنی سال مکمل ہونے سے پہلے) ادا کردینے کے متعلق پوچھا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت عطا فرمائی۔ (ترمذی، باب ما جاء فی تعجیل الزکاۃ، جلد3، صفحہ54، مصطفی البابی، مصر)

اسی طرح مسند بزار اور معجم کبیر واوسط میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ: والنظم للمعجم الاوسط "وإن النبي صلی اللہ علیہ وسلم تعجل من العباس صدقۃ عامین في عام" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے دوسالوں کی زکوۃ ایک ہی سال میں لے لی تھی۔ (المعجم الاوسط، جلد1، صفحہ299، دار الحرمین، قاہرہ)

ہدایہ میں ہے: "وإن قدم الزکاۃ علی الحول وھو مالک للنصاب جاز؛ لأنہ أدی بعد سبب الوجوب فیجوز" ترجمہ: اگر کسی نے سال مکمل ہونے سے پہلے ہی زکوۃ ادا کردی جبکہ اس وقت وہ مالک نصاب تھا تو یہ جائز ہے کیونکہ اس نے سببِ وجوب پائے جانے کے بعد زکوۃ ادا کی ہے لہٰذا یہ جائز ہے۔ (ہدایہ، کتاب الزکاۃ، جلد1، صفحہ101، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: "حولانِ حول (یعنی سال مکمل ہونے) کے بعد ادائے زکوۃ میں اصلاً تاخیر جائز نہیں، جتنی دیر لگائے گا گنہگار ہوگا، ہاں پیشگی دینے میں اختیار ہے کہ بتدریج دیتا رہے سال تمام پر حساب کرے اس وقت جو واجب نکلے اگر پُورا دے چکا بہتر، اور کم ہوگیا ہے تو باقی فوراً اب دے، اور زیادہ پہنچ گیا تو اُسے آئندہ سال میں مُجرا لے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ202، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نوٹ: واضح رہے کہ جو شخص ابھی مالک نصاب ہی نہیں بنا یعنی اس کی ملکیت میں ابھی اتنی رقم ہی نہ آئی کہ جس پر زکوۃ فرض ہو، وہ اپنی آئندہ کی زکوۃ پیشگی نہیں ادا کر سکتا کیونکہ ابھی تو زکوۃ واجب ہونے کا سبب ہی نہیں پایا گیا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ''ویجوز تعجیل الزکاۃ بعد ملک النصاب، ولا یجوز قبلہ کذا فی الخلاصۃ.'' مالک نصاب ہونے کے بعد زکوۃ پیشگی ادا کر دینا جائز ہے، مالک نصاب ہونے سے پہلے ہی ادا کر دینا جائز نہیں۔ ایسا ہی خلاصہ میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الزکوۃ، جلد1، صفحہ176، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

08 ربیع الاول 1441ھ/06 نومبر 2019ء